اسلامی فلاحی ریاست کے قیام میں جدید نظام تعلیم کی اہمیت: ایک تحقیقی نقطہ نظر

The Significance of Modern Education in Establishing an Islamic Welfare State: A Research Perspective

Dr. Hafiz Qudratullah [1]
Dr. Hafiz Zahid Latif [2]
Hafiz Muhammad Naeem Saif ul Islam [3]

Abstract:

The concept of an Islamic welfare state is rooted in Quranic principles and the Sunnah of Prophet Muhammadﷺ. It prioritizes justice, equality and the well-being of all individuals. This article explores the critical role of education in establishing such a state, emphasizing the compatibility of modern educational systems with Islamic values as demonstrated through the Prophet's ﷺ example. The study highlights how the Prophet ﷺ transformed Madinah into a model welfare state by fostering a knowledge-driven society, where education served both spiritual and worldly purposes. The analysis underscores the comprehensive nature of education during the prophetic era, which integrated religious teachings with practical disciplines like medicine, agriculture, and trade. This holistic approach is relevant to contemporary educational systems, emphasizing moral character development, economic self-reliance and social equity. The inclusion of Islamic ethics in modern curricula can cultivate well-rounded individuals capable of contributing to both society and their faith. Key objectives of an Islamic welfare state, such as establishing justice, fostering equality and eradicating poverty, are shown to be achievable through a robust educational framework. The study further illustrates how the Prophet's ﷺ teachings laid a foundation for inclusive and balanced education, fostering societal harmony and economic stability. In conclusion, the article argues that aligning modern educational systems with Islamic principles is essential for developing a welfare state that meets both spiritual and worldly aspirations. By embedding the Prophet's ﷺ guidance into educational policies, a progressive and equitable society can be realized. This research provides valuable insights for scholars and policymakers aiming to integrate Islamic values into contemporary educational reforms.

Keywords: *welfare state, modern education, Prophetic guidance, justice, equity*

[1]. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore
[2]. Associate Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore
[3]. Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ اسلامی فلاحی ریاست کا تصور ایک ایسا نظام حکومت پیش کرتا ہے جو عدل، مساوات، اور معاشرتی بہبود پر مبنی ہو۔ اس ریاست کی تشکیل کے لیے جدید تعلیم کا کردار کلیدی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جدید تعلیم انسان کی فکری، عملی اور اخلاقی تربیت میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ یہ مقالہ اسلامی فلاحی ریاست کے قیام میں جدید تعلیم کی ضرورت اور اہمیت کو تحقیقی نقطہ نظر سے واضح کرنے کی کوشش کرے گا۔

ا۔ اسلامی فلاحی ریاست کا تصور

اسلامی فلاحی ریاست کا تصور قرآن و سنت پر مبنی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔"[4]

" اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

یہ آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اسلامی ریاست کے قیام میں نماز اور زکوۃ جیسے اصولوں کا اطلاق ضروری ہے جو سماجی انصاف اور مساوات کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ مزید براں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"اَلا کلکم رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"[5]

"آگاہ ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

یہ حدیث اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ اسلامی ریاست کے سربراہ پر عوام کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

اسلامی فلاحی ریاست کے تصور میں بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

الف۔ عدل وانصاف کا قیام:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ۔"[6]

"اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

4۔ البقرہ، ۲: ۴۳۔

Al Baqarah, 2:43

5۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاحکام، الریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع، ۲۰۰۰ء رقم الحدیث: ۸۹۳۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Al Jame Al Sahih*, Riyadh: Darussalam li Nashr wa Al Touzih, H:893

6۔ النحل، ۱۶: ۹۰۔

Al Nahl, 16:90

عدل وانصاف اسلامی ریاست کی بنیاد ہے جہاں ہر فرد کو مساوی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

ب۔ معاشی بہبود:

اسلامی ریاست میں زکوٰۃ اور صدقات جیسے نظام کے ذریعے غربت کے خاتمے اور معاشی استحکام کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

ج۔ تعلیم وتربیت:

اسلامی فلاحی ریاست میں تعلیم کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے تاکہ افراد کو دینی اور دنیاوی علوم میں مہارت حاصل ہو۔

د۔ شوریٰ کا نظام:

اسلامی ریاست میں فیصلہ سازی کے لیے شوریٰ کے اصول کو اپنایا جاتا ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

"وَ أَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ۔"[7]

"اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے ۔"

۲۔ جدید تعلیم کا مفہوم:

جدید تعلیم سے مراد وہ تعلیمی نظام ہے جو عصر حاضر کے سائنسی، فنی اور تکنیکی تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ یہ تعلیم نہ صرف فرد کی ذہنی نشوونما کرتی ہے بلکہ اسے عملی زندگی کے مسائل کا حل تلاش کرنے کے قابل بھی بناتی ہے۔ جدید تعلیم کے بنیادی پہلو درج ذیل ہیں:

الف۔ سائنسی اور تکنیکی علوم:

جدید تعلیم میں سائنسی تحقیق اور تکنیکی ترقی کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے تاکہ افراد نئی ایجادات اور دریافتوں میں مہارت حاصل کریں۔

ب۔ عصری تقاضوں سے ہم آہنگی:

جدید تعلیم کا نظام افراد کو عصر حاضر کے سماجی، معاشی، اور سیاسی چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

---

[7]. الشوریٰ، ۴۲:۳۸۔

Al Shura, 42:38

ج۔ تنقیدی سوچ کی تربیت:

جدید تعلیم انسان میں تجزیاتی اور تنقیدی سوچ پیدا کرتی ہے تاکہ وہ مسائل کا بہتر انداز میں تجزیہ کر سکے۔

د۔ عالمی نقطہ نظر:

جدید تعلیم افراد کو عالمی سطح پر پیش آنے والے مسائل جیسے ماحولیاتی تبدیلی، انسانی حقوق، اور گلوبلائزیشن کے بارے میں شعور فراہم کرتی ہے۔

سید احمد خان جدید تعلیم کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ انسان کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکے اور سماج کے لیے فائدہ مند ثابت ہو۔"[8]

سر سید احمد خان کی علی گڑھ تحریک نے برصغیر کے مسلمانوں میں جدید تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا اور انہیں مغربی علوم کے حصول کی ترغیب دی۔

۳۔ اسلامی فلاحی ریاست کے قیام میں جدید تعلیم کی اہمیت:

اسلامی فلاحی ریاست کے قیام میں جدید تعلیم درج ذیل وجوہات کی بنا پر اہم ہے:

الف۔ عقلی و فکری ترقی:

جدید تعلیم انسانی عقل کو پروان چڑھاتی ہے اور اسے نئے چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اقبال کہتے ہیں:

"تعلیم وہ ہتھیار ہے جو انسان کو زمانے کے ساتھ چلنے کے قابل بناتا ہے۔" [9]

ب۔ معاشی استحکام:

جدید تعلیم کے ذریعے افراد کو ایسے ہنر اور مہارتیں حاصل ہوتی ہیں جو معیشت کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

---

[8]- سید احمد خان، مقالات سرسید، طبع علی گڑھ، ص ۱۱۰۔

Syed Ahmad Khan, *Maqalat Sir Syed*, ed. Aligarh, p.110

[9]- اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال، لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۹۴ء، ص ۲۲۔

Allama Muhammad Iqbal, *Kulliyat e Iqbal*, Lahore: Iqbal Academy, 1994, p.22

ج۔ سماجی انصاف کا قیام:

جدید تعلیم سماجی شعور کو بیدار کرتی ہے اور افراد کو ایک منصفانہ نظام کے قیام کے لیے تیار کرتی ہے۔

۴۔ اسلامی اور جدید تعلیم کا امتزاج

اسلامی تعلیم اور جدید تعلیم کا امتزاج ایک ایسا جامع تعلیمی نظام تشکیل دے سکتا ہے جو دین اور دنیا دونوں کے تقاضوں کو پورا کرے۔ اس امتزاج کے درج ذیل فوائد ہیں:

الف۔ دینی اور دنیاوی تعلیم کی ہم آہنگی:

اسلامی تعلیم انسان کے روحانی و اخلاقی پہلوؤں کی تربیت کرتی ہے، جبکہ جدید تعلیم اسے سائنسی و تکنیکی مہارتیں فراہم کرتی ہے۔ ان کا امتزاج ایک متوازن شخصیت کی تشکیل کرتا ہے۔

ب۔ مقصدیت کا تعین:

اسلامی تعلیم انسان کو زندگی کا مقصد سمجھاتی ہے، جب کہ جدید تعلیم اسے اس مقصد کے حصول کے لیے وسائل فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا:

"تعلیم کو اس طرح ڈھالا جائے کہ وہ انسانی خودی کو بلند کرے۔"[10]

ج۔ اخلاقی اقدار کی حفاظت:

جدید تعلیم کے باعث پیدا ہونے والے اخلاقی خلا کو اسلامی تعلیمات کے ذریعے پُر کیا جا سکتا ہے۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں:

"تعلیم کا مقصد ایسے افراد تیار کرنا ہے جو اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر دنیاوی ترقی حاصل کر سکیں۔"[11]

د۔ عالمی مسائل کا حل:

اسلامی اور جدید تعلیم کا امتزاج طلبہ کو عالمی مسائل جیسے ماحولیاتی تبدیلی، سماجی ناانصافی، اور معاشی ناہمواری کے

---

[10]۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال، ص۶۷۔

Allama Iqbal, *Kulliyat Iqbal*, p.67

[11]۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تعلیم اور اسلامی ریاست، لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، ص: ۲۵۔

Moududi, Syed Abu Al Aala, *Taleem aur Islami Riyasat*, Lahore: Islamic Publications, p.25

حل کے لیے تیار کرتا ہے۔

ر۔ تحقیق و جستجو کا فروغ:

اسلامی تعلیم تحقیق کو عبادت کا درجہ دیتی ہے، جب کہ جدید تعلیم اس تحقیق کو عملی جامہ پہناتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ۔"[12]

"پھر کیوں قرآن پر غور نہیں کرتے۔"

یہ آیت تدبر اور تحقیق کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

۵۔ تجاویز:

الف۔ نصاب میں اسلامی اقدار کا شامل کرنا:

جدید تعلیمی نصاب میں اسلامی تعلیمات کو شامل کیا جائے تاکہ طلبہ میں دینی شعور پیدا ہو۔

ب۔ اساتذہ کی تربیت:

اساتذہ کو اسلامی اور جدید علوم میں مہارت فراہم کی جائے تاکہ وہ طلبہ کو بہتر انداز میں رہنمائی فراہم کر سکیں۔

ج۔ تحقیقی اداروں کا قیام:

ایسے تحقیقی ادارے قائم کیے جائیں جو اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لیے جدید تعلیم کی اہمیت پر تحقیق کریں۔

۶۔ نتیجہ بحث:

اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لیے جدید تعلیم نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ فرد اور معاشرے دونوں کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ایک ایسا تعلیمی نظام ترتیب دینا وقت کی اہم ضرورت ہے جو دینی و دنیاوی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ایک مثالی اسلامی ریاست کے قیام میں مددگار ثابت ہو۔ اسلام علم کی اہمیت کو واضح کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ علم ہی وہ ذریعہ ہے جو انسان کو بلندی عطا کرتا ہے۔

---

[12]۔ محمد، ۴۷: ۲۴۔

Muhammad, 47: 24